4536 ـ كيا بيوى سے صحبت و جماع ستر نمازوں كے برابر ہے

سوال

صحيح مسلم كے مطابق مسلمان مرد اور اس كى بيوى كو جماع و صحبت كا اجروثواب حاصل ہوتا ہے، تو كيا يہ صحيح ہے كہ اس كا ثواب ستر نفلوں كے برابر ہوتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

جب كوئى شخص اپنى بيوى سے مجامعت كرتا ہے تو اس كو اجروثواب حاصل ہوتا ہے كيونكہ اس نے حرام چھوڑ كر حلال كو اختيار كيا ہے، اور اس كى تائيد و تاكيد نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى درج ذيل حديث سے بھى ہوتى ہے:

ابو ذر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ كچھ صحابہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كرنے لگے اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم مالدار لوگ اجروثواب اكٹھا كر گئے وہ بھى اسى طرح نماز ادا كرتے ہيں جس طرح ہم نماز ادا كرتے ہيں، اور جس طرح ہم روزے ركھتے ہيں وہ بھى روزے ركھتے ہيں اور اپنے زائد مال سے صدقہ و خيرات كرتے ہيں.

تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

كيا اللہ نے تمہارے ليے بھى ايسا نہيں بنايا جس سے تم بھى صدقہ كر سكتے ہو، بلا شبہ ہر تسبيح سبحان اللہ كہنا صدقہ ہے اور ہر تكبير اللہ اكبر كہنا صدقہ ہے، اور ہر حمد الحمد لہ كہنا صدقہ ہے، اور ہر كلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے، اور نيكى كا حكم دينا اور برائى سے منع كرنا صدقہ ہے، اور تم ميں سے ہر ايك كى شرمگاہ ميں صدقہ ہے.

صحابہ كرام نے عرض كيا: اے اللہ تعالى كى رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہم ميں كوئى ايك اپنى شہوت پورى كرتا ہے تو

کیا اسے اس پر بھی اجروثواب حاصل ہوتا ہے ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر وہ اسے حرام میں استعمال کرے تو کیا اسے گناہ ہو گا ؟

تو اسی طرح اگر وہ اسے حلال میں استعمال کرتا ہے تو اسے اجروثواب بھی حاصل ہو گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1674).

اھل الدثور سے مراد مالدار لوگ ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: " و فی بضع احدکم صدقة " بضع کی باء پر پیش ہے اور اس کا اطلاق جماع و صحبت پر ہوتا ہے، اور شرمگاہ پر بھی بولا جاتا ہے.

... اس میں دلیل پائی جاتی ہے کہ اگر نیت اچھی اور سچی ہو تو مباح اشیاء بھی طاعت بن جاتی ہے، چنانچہ جب انسان جماع میں اپنی بیوی کے حق کی ادائیگی اور اس سے حسن معاشرت کا ارادہ رکھتا ہو جس کا اللہ نے حکم دیا ہے، یا اس کا ارادہ نیك و صالح اولاد کا حصول اور اپنے آپ کو حرام سے بچانا اور عفت و عصمت والا بنانا، یا اپنی بیوی کی عفت و عصمت والی بنانا اور حرام کی طرف نظر کرنے اور دیکھنے اور سوچنے یا ارادہ کرنے سے باز رکھنا ہو یہ نیك و صالح مقاصد ہیں اور اس طرح یہ عبادت بن جائیگا.

اور صحابہ کرام کا قول:

" اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی شخص اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس میں بھی اسے اجروثواب حاصل ہو گا "

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (7 / 92).

دوم:

اور آپ کا یہ قول:

" اس کا ثواب ستر نوافل کے برابر ہوتا ہے "

شائد آپ بیوی کے ساتھ مجامعت کے ثواب کے متعلق سوال کر رہے ہیں، اور لگتا ہے آپ کا یہ قول اس بنا پر ہے کہ آپ نے امام نووی رحمہ اللہ کی کتاب مسلم کی شرح پڑھی ہے، اور وہ یہ کلام ہے جو ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں جہاں شیخ رحمہ اللہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے متعلق کلام کرتے ہیں کہ یہ واجب ہے، اور پھر انہوں نے سبحان اللہ اور اللہ کے ذکر کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ سنت ہے.

پھر وہ بیان کرتے ہیں کہ ایك فرض ستر نوافل کے برابر ہے پھر ان کا کہنا ہے تو انہوں نے اس میں ایك حدیث کو لیا ہے... اور پھر اس کلام کو ختم کرنے کے بعد کہتے ہیں:

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: " و فی بضع احدکم " شائد آپ یہ سمجھے ہیں کہ جس حدیث کو انہوں نے لیا ہے وہ حدیث ہے: و فی بضع احدکم "

اگر تو ایسا ہی تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ پہلی کلام بعد والی کلام سے علیحدہ ہے اس کا دوسرے سے تعلق نہیں امام نووی کا قول:

اس حدیث سے " یعنی کوئی بھی حدیث، لیکن امام نووی نے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا، پھر جب وہ فرض نفل اور ان کے درمیان مراتب میں اپنی کلام سے فارغ ہوئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان:

" و فی بضع احدکم " کی شرح کرنا شروع کی ہے تو اس طرح یہ وہم پیدا ہوا ہے.

ہمارے خیال میں تو ایسا ہی ہوا ہے، لیکن اگر آپ یہ خیال اور ارادہ کرتے ہیں کہ ایك فرض ستر نفل کے برابر ہے تو اس میں امام نووی کا قول آیا ہے لیکن انہوں نے اس کے متعلق کوئی حدیث ذکر نہیں کی.

اوپر جو اشارہ کیا گیا ہے اس سے ہمیں امام نووی رحمہ اللہ کی مراد کا پتہ چل گیا ہے اور وہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے فائدہ میں آ رہا ہے جو انہوں نے بیان کیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فائدہ:

امام نووی رحمہ اللہ نے " زیادات الروضۃ " میں امام الحرمین سے نقل کیا ہے کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ فرض کا ثواب نفل کے ثواب سے ستر درجہ زیادہ ہے، امام نووی کہتے ہیں انہوں نے اس میں ایک حدیث لی ہے " انتہی

اور مذکورہ حدیث جسے امام نووی نے (آخر میں) بیان کی ہے وہ رمضان المبارک کے متعلق سلمان کی مرفوع حدیث ہے " جس نے اس میں کسی خیر کے ساتھ قرب اختیار کیا تو وہ کی طرح ہے جس نے رمضان کے علاوہ کسی اور ایام میں فرض ادا کیا اور جس نے رمضان میں ایک فرض ادا کیا تو وہ اس کی طرح ہے جس نے رمضان کے علاوہ میں ستر فرض ادا کیے " انتہی

یہ حدیث ضعیف ہے اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور اس کی صحت کے قول کو معلق رکھا ہے.

دیکھیں: التلخیص الحبیر (3 / 118).

اور حافظ ابن حجر کا کا مقصد یہ ہے کہ ابن خزیمہ نے اس کے صحیح ہونے کے قول کو معلق رکھا ہے جو صحیح ابن خزیمہ (3 / 191) کو دیکھنے سے واضح ہو گا جس پر انہوں نے باب باندھتے ہوئے کہا ہے اگر صحیح ہو تو رمضان المبارک کے فضائل کے متعلق باب " اھ

اور اس حدیث میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے.

واللہ اعلم .